چاند پر جانے کی حقیقت

مولفہ

حضرت مولانا ابو محمد سید شاہ حمیدہ حسینی صوفی اشرفی

رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور

اللّٰہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

پیش لفظ

اشاعتِ دوم :-

سنہ ۱۳۸۹ھ م سنہ ۱۹۶۸ء میں امریکہ کی طرف سے ملّتِ اسلامیہ میں ایک بڑے فتنے کے طور پر چاند پر جانے کا دعویٰ کیا گیا تو اسی سال ہندوستان میں سب سے پہلے حضرت علامہ مولانا ابو محمد سید شاہ جنید حسینی رحمۃ اللہ علیہ صوفی اشرفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ بانجور نے اس کتاب کے ذریعہ اس فتنے کی تردید فرمائی اور نصِ قطعی سے دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں اس دعوے کو باطل ثابت کیا۔ پھر حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ نے کتاب صحیح النظر سے اس فتنے کی تردید فرمائی۔ مگر مفتی شریف الحق صاحب امجدی نے "اسلام اور چاند کا سفر" میں چاند پر جانے کے امکان کو صحیح ثابت کرتے ہوئے "سکونِ زمین" کے اسلامی نقطۂ نظر کی بھی غلط ترجمانی کی حالانکہ اعلیٰحضرت مجدد دین و ملّت علیہ الرحمۃ نے فوزِ مبین در حرکتِ زمین میں سکونِ زمین کو نصِ قطعی سے ثابت کیا ہے۔

حال ہی میں جناب ناظر اشرف صاحب ناگپوری نے رسالہ "سنّی آواز" کے جولائی اگست سنہ ۹۹ء کے شمارے میں اپنے مضمون "المقال المظفر" میں نہ صرف چاند پر جانے کو ممکن قرار دیا بلکہ زمین کی حرکت بھی ثابت کی۔ لہٰذا "سنّی آواز" میں شائع شدہ جناب ناظر اشرف صاحب ناگپوری کے مضمون کی تردید میں رسالہ نافعہ "چاند پر جانے کی حقیقت" کی اشاعتِ دوم عمل میں آرہی ہے تاکہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہو جائے۔

فقط

سید محمد کلیم اشرف اشرفی

خلفِ حضرت مولف علیہ الرحمۃ، برادرِ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ بانجور

۲۶ ذوالحجہ سنہ ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

جمادی الاول ۱۳۸۹ھ میں امریکہ والوں نے راکٹ کے ذریعہ چاند پر اپنے آدمی بھیجنے اور ان کے چاند کے اطراف گردش کرنیوالی راکٹ سے چاند میں اُترنے اور وہاں سے مٹی لیکر اس گردش کرنیوالی راکٹ میں واپس آجانے کا جو دعویٰ کیا ہے اِن کے اس دعوے کی حقیقت بیان کرنا ضروری ہوا تاکہ اہلسنت وجماعت گمراہ نہ ہوں
چاند کے اطراف گردش کرتی ہوئی راکٹ سے چاند میں اُترنا اس وقت ممکن ہے جبکہ چاند نیچریانہ عقیدے کے مطابق ساکن اور زمین متحرک ہو۔

چاند، سورج اور زمین کی حقیقت وہ نہیں ہے جو نیچری بیان کرتے ہیں بلکہ چاند، سورج متحرک اور زمین ساکن ہے۔ خداوند تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے کہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى (سورۂ رعد، رکوع اول، سورۂ زمر رکوع اول) یعنی اور چاند اور سورج کو مسخر کیا، ہر ایک، ایک ٹھہرے

ہوئے معیاد (قیامت، خزائن العرفان) تک چلتا ہے۔ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ (سورۂ ابراہیم رکوع ۵) یعنی سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (سورۂ یٰسین رکوع ۳) اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں خزائن العرفان اور جلالین میں ہے کہ سورج مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے۔ نور العرفان میں ہے کہ معلوم ہوا کہ چاند تارے چلتے ہیں نہ کہ آسمان و زمین، یہ سب ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا فلسفۂ قدیم بھی باطل اور فلسفۂ جدید بھی۔ سورج اور چاند کی گردش مقررہ نظام پر ہے۔ سورج ایک حد پر پہنچ کر لوٹ آتا ہے وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى (سورۂ لقمان رکوع ۳) اور سورج اور چاند کام میں لگائے، ہر ایک ایک مقررہ معیاد تک چلتا ہے۔ نور العرفان میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہ زمین حرکت کرتی

ہے نہ آسمان دونوں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا فلسفۂ سائنس اور پرانا فلسفہ دونوں جھوٹے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا (سورۂ فاطر رکوع ۵) یعنی اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں نور العرفان میں ہیکہ اس سے معلوم ہوا کہ زمین گھومتی ہے نہ آسمان صرف تارے چاند سورج چکر لگا رہے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ (سورۂ انبیاء رکوع ۳) یعنی سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں تیر رہا ہے۔

اَنْ تَزُوْلَا کی حقیقت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے ظاہر ہوتی ہے کہ فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکیں نہیں

---

[1] تفسیر کبیر میں اَنْ تَزُوْلَا کی تفسیر میں فرمایا گیا کہ زمین کی حرکت مستدیرہ ہے نہ مستقیمہ بلکہ زمین کا ساکن ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیار سے ہے (نزول آیات قرآن بسکون زمین و آسمان)

(نزول آیات قرآنی بسکون زمین و آسمان) اس ارشاد مبارک نے اللہ تعالیٰ کے قول اَنْ تَزُوْلَا کے مطلب کو واضح کیا جس سے زمین کی حرکت محوری اور مداری کا عقیدہ باطل ہوا جیسا کہ اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیات متکاثرہ اور احادیث متواترہ و اجماع امت طاہرہ سے واضح ہوا کہ زمین کی حرکت محوری و مداری دونوں باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہیکہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا (سورۂ نبا رکوع اول) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔ تفسیر عزیزی و بیضاوی میں ہیکہ پہاڑوں کو کھونٹے بنایا کہ وہ زمین کو حرکت کرنے نہیں دیتے جیسا کہ کھونٹے خیمہ کو حرکت کرنے نہیں دیتے مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ (سورہ رعد رکوع اول) زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر بنایا۔ نور العرفان میں ہے کہ زمین حرکت نہیں کرتی کیونکہ لنگر ڈالنے سے زمین کا روکنا مقصود ہے۔ سائنس جس کے مسائل کتاب و سنت کے خلاف ہوں ان

پر اعتماد کرلینا خرابی ایمان کا باعث ہے بسائنس کو قرآن وحدیث کا خادم
بناؤ (اس کے اقوال کا انکار کرو جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں) مقابل
نہ بناؤ (اس کے باطل اقوال پر ایمان لاکر قرآن وحدیث کا انکار نہ کرو۔)

زمین کی حرکت محوری ومداری کے باطل عقیدے کی طرح زمین کی جاذبیت اور
چاند سے اس کی نافریت کا عقیدہ بھی باطل ہے جو نیوٹن کی خباثت سے ماخوذ
ہے۔ نیوٹن کے اس باطل عقیدے کے ابطال میں تفسیر عزیزی پارہ انتیس کا یہ اقتباس
کافی ہے کہ ہر ایک ثقیل اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے کوئی سہارا نہ ہونے کی صورت میں
نیچے آتا ہے۔ سیب کا درخت سے گرنا اس کے ڈنٹھل کے ٹوٹنے یا اس کے
سڑ جانے پر موقوف ہے۔ اس حقیقت کے خلاف نیوٹن نے سیب کے
گرنے کو زمین کا جذب قرار دیا۔

چاند سورج سے زیادہ تیز رفتار ہے کہ اس کی سالانہ گردش ۳۵۵ دن
میں پوری ہوتی ہے اور سورج کی ۳۶۵ دن میں۔ سورج سے تیز رفتار

سیارہ (چاند) کے اطراف راکٹ کا گردش کرتے ہوئے رہنا جو اپنی تیز رفتاری کیساتھ
مشرق سے مغرب کی جانب جارہا ہے قطعاً ناممکن ومحال ہے بساکن چیز کے
اطراف ہی کسی چیز کا گردش کرنا ممکن ہے۔ نہایت سُرعت کیساتھ مشرق سے مغرب
کی طرف جانیوالے چاند کے اطراف راکٹ گردش نہیں کرسکتی۔ ع

این خیال است ومحال است جنون[1]

چاند سے مٹی لانے کا دعویٰ کرنا چاند میں نہ جانے کا ایک کھلا ثبوت ہے کہ

[1] فتوحاتِ الٰہیہ میں ہے کہ زمین سے انتفاع (چلنا پھرنا سونا وغیرہ) اس وقت حاصل ہوگا جبکہ وہ ساکن ہو۔ چاند متحرک ہونے کی وجہ سے امریکہ والوں کا چاند میں چلنے پھرنے کا دعویٰ کرنا باطل ہوا کہ وہ زمین کی طرح ساکن نہیں ہے۔ چاند پر جانا اس لئے محال ہے کہ وہ چاند پر جانے کے مدعیوں کو لیکر گھومے گا اور اس سے ان کا فنا ہوجانا یقینی ہے۔ اس نص سے ان کا دعویٰ جھوٹا اور ایک مکر ہے۔ صاوی حاشیہ جلالین میں ہے کہ زمین کو پہاڑوں سے ساکن بنانے میں یہ حکمت ہے کہ وہ اپنے اہل کو لے کر نہ گھومے اس وجہ سے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر زمین متحرک ہوتی تو انسان حیوان کوئی اس پر نہ بس سکتا۔

چاند زمین کی طرح غیر مصفا اور غیر مجلّٰی نہیں ہے بلکہ چاند کا جسم صیقل شدہ ہے اور اس کے اور سورج کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے اسی وجہ سے یقینی طور پر وہ سورج سے منعکس ہوتا ہے (تفسیر عزیزی پارہ ۲۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ (سورۂ یونس رکوع اول) وہی ہے جس سے سورج کو جگمگاتا اور چاند کو چمکیلا بنایا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں۔ ضیاء سے مراد جلال والی گرمی روشنی سے مراد اور نور سے مراد جمال والی ٹھنڈی روشنی (نور العرفان)۔ ضیاء اور نور والے جسم میں مٹی کہاں سے آسکتی ہے۔ جو امریکہ والوں نے چاند سے مٹی لانے کا دعویٰ کیا۔ چاند کی اس حقیقت سے ان کا چاند میں جانے کا دعویٰ باطل ہوا جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر مبنی ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بھی زمین کا ساکن ہونا اور چاند اور سورج کا چلنا ثابت ہے ؎

زمشرق بمغرب و آفتاب ٭ رواں گرد گستر دگیتی بر آب

چاند اور سورج قیامت کے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے نور ہو جائینگے وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (سورۂ قیامتہ رکوع اول) اور چاند گہنے گا اور سورج و چاند ملا دیے جائیں گے۔ یہ آیت اس بات پر صریح دلیل ہے کہ آفتاب بھی مطلقاً بے نور ہو جائیگا کیونکہ چاند کا نور سورج کی ضیاء سے مستفاد ہے (تفسیر عزیزی پارہ ۲۹)۔ خزائن العرفان میں ہے کہ یہ ملا دینا یا طلوع میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع کرینگے یا بے نور ہونے میں۔ نور والے جسم کو جو قیامت تک منور اور مجلّٰی رہیگا زمین کی طرح بے نور والا جسم کہنا اور چاند سے مٹی لانے کا دعویٰ کرنا ایک باطل اور جھوٹا دعویٰ ہے۔[1]

---

[1] اس دعوے کے باطل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد کافی ہے جو سورۂ نوح رکوع اول میں آیا ہے خلق اللہ سبع سمٰوٰت طباقاً وجعل القمر فیھن نوراً۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے ایک پر ایک اور ان میں چاند کو روشن کیا تفسیر صاوی میں ہے کہ چاند آسمان دنیا میں ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ سورج چوتھے آسمان میں ہے۔ چاند پر جانا آسمان میں گئے بغیر ممکن نہیں ہے اور انسان کا آسمان پر جانا عادی محال ہے۔ عادی محال وہ ہے جو انسانی اسباب سے نہ ہو سکے (صحیح النظر ص۳) آسمان پر جانا ملائکہ کی صفت سے ہے جو طاقت بشری میں نہیں ہے۔

اس رسالے کو میں نے ۸ رجمادی الآخر ۱۳۸۹ھ میں تالیف کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد والہٖ واصحابہٖ وسلّم

صوفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور

ضمیمہ (از کتاب الاستقامۃ)

موجودہ علمائے بریلی جو اعلیٰحضرت مجدد دین و ملّت رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر صلح کلّی بن گئے ہیں اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے ارشاد ؎

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے ٭ ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے

کے خلاف ہر ایک باطل فرقے سے مداہنت اور رواداری پر آمادہ ہیں (بلکہ موجودہ بریلویوں کی ایک جماعت گویا جہاد قلمی ولسانی ہی کے خلاف

ہے۔ آج تک اس جماعت نے کسی باطل فرقے کی تردید نہیں کی بلکہ مداہنت کررہی ہے) موجودہ علمائے بریلی کے اس "عدم تصلّب فی الدین" پر حضرت مولانا شاہ سید چندہ حسینی صوفی اشرفی علیہ الرحمۃ سجادہ نشین آستانہ شمسیہ رائچور نے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا ہے ؎

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
دینِ حق کا کوئی حامی نہ رہا تیرے بعد

شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے لیکن مولا
دینِ برحق کا تصلّب نہ رہا تیرے بعد

دیوبندیوں کو مولانا ہیں وہ کہنے لگے
ہائے افسوس کہ اے پیارے رضا تیرے بعد

پلپلے بن گئے ہیں دیں کا تصلّب کھو کر
ہمنوا نیچریوں کے ہیں شہا تیرے بعد

صوفیِ خستہ نہیں اُن کا نہ ہیں وہ اُس کے

جو ہیں ابنائے زماں پیارے رضا تیرے بعد

حضرت فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ "بستان" میں فرماتے ہیں کہ علمائے دنیا سوکھے پتے کی طرح ہیں جو ہوا میں اِدھر اُدھر اُڑا کرتے ہیں جو اپنا ٹھوس وجود نہیں رکھتے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ عُلماء اس وقت تک انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث و امانت دار ہیں جب تک وہ دنیا پر مائل نہ ہوں جب وہ دنیا پر مائل ہو جائیں تو ان سے اپنے آپ کو اور اپنے دین کو بچاؤ (اُو خویشتن گم است کرا رہبری کند)۔

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات کے دفتر اول مکتوب ۱۵۷ میں فرماتے ہیں کہ علمائے رسوم کے وہ اقوال

جو علمائے آخرت کے خلاف ہوں حجت نہیں ہیں

مولف غفرلہٗ اپنی اولاد کو یہ دینی وصیت کرتا ہے کہ اب حالات اس درجہ بگڑ گئے ہیں کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھنے والوں میں سے اکثر نے اعلیحضرت کے نام پر مداہنت فی الدین کو اپنایا ہے ان حالات میں اعلیحضرت، حضرت شیر بیشۂ سنت، حضرت تاج العلماء مارہروی، حضرت محبوب ملت، حضرت ضیاء الدین پیلی بھیتی اور مولانا طیب دانا پوری علیہم الرحمۃ کی کتب و ارشادات کو محفوظ رکھنا اور ان پر سختی سے عمل پیرا رہنا ضروری ہے تاکہ گمراہی سے حفاظت ہو سکے اور موجود علمائے بریلی جو معاش اور شہرت کے لئے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں اُن سے اپنے دین و مذہب کی حفاظت ہو سکے۔

ہم کو ابنائے زماں سے کیا غرض

آخرت کے ہم ہیں سالکِ صوفیا

حضرت مفسر اعظم ہند جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی پیروی کرو

جو بغیر فتنوں میں پڑے انتقال کر گئے ہیں یوں ہی ان کی پیروی نہ کرو

جو اس وقت فتنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

(رسالہ اعلیٰحضرت جنوری ۱۹۶۴ء)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء سے مراد علمائے

آخرت ہیں نہ کہ علمائے دنیا اس لئے کہ علمائے دنیا علوم میں داخل ہیں

علمائے بریلی میں سے علمائے آخرت انتقال فرما گئے اور اب علمائے

دنیا رہ گئے جو گمراہی پھیلا رہے ہیں۔

(مقتبسہ از کتاب "الاستقامۃ")